بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کشف الاسرار

تصنیف لطیف
سلطان العارفین حضرت سلطان باھو

مترجم
ڈاکٹر کے بی نسیم

حضرت سلطان باھو اکیڈمی

هُوَ

اللّٰهُ

مُحَمَّد صلى الله عليه وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ○[1]

درود نامحدود بی شمار کہ روشن کنندہ ضمیر انوار از قرب پروردگار علی خاتم النبیین رسول رب العلمین محمد مصطفی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین ○

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

بعدہ میگوید مصنف تصنیف باتوفیق خدای عزوجل قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ[2] عالم باللہ مرتبہ تحقیق قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ[3] اکل الحلال وصدق المقال دع نفسک وتعالی جمعیت بخش مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نما و معرفت توحید خدای تعالیٰ کہ از حرف علم اعظم الف کشاید کہ کل و جزء علم علوم مطالعہ از الف مشاہدہ حضوری نماید کہ حاصل کردن در یک سخن واصل شدن مع اللہ باکن مذہب پاک سنی صاحب سنت و جماعت کونین را در طی آوردن در یک ساعت از طریقت طریقہ سروری قادری و قادری باقدرت قادر قدیر۔

---

[1] سورۃ الشوریٰ، ۴۲: ۱۳

[2] سورۃ ہود، ۱۱: ۸۸

[3] سورۃ علق، ۹۶: ۵

شروع اللہ کے نام سے، جو بےحد مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور عاقبت کا نیک انجام متقی لوگوں کے لیے ہے"۔

اور درود و سلام ہو اللہ تعالیٰ کے رسول محمد پر اور آپ کی تمام آل پر اور تمام اصحاب پر اور تمام اہل بیت پر۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، اپنا مقبول اور برگزیدہ بندہ بنا لیتا ہے اور اُسے اپنی طرف راہ (ہدایت) دیتا ہے، جو رجوع کرتا ہے۔

بے شمار اور لاانتہا درود جو ضمیر کو روشن کرنے والے ہیں اور قرب پروردگار کے انوار خاتم النبیین رسول رب العالمین محمد مصطفےٰ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کی آل پاک، اصحاب کرام اور اہل بیت اطہار تمام پر ہو۔

"اے پروردگار! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں"۔

انسان کامل

بعد ازیں اس تصنیف کا مصنف (فقیر باہوؒ) خدائے بزرگ و برتر کی توفیق سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی بن آتا ہے، عرض پرداز ہے کہ عالم باللہ کو مرتبہ تحقیق، آدمی کو سکھلایا، جو وہ نہ جانتا تھا، حلال کھانا، سچ بولنا اور اپنے نفس کو چھوڑ کر اُوپر آجایا، حاصل ہوتا ہے۔ اور نیز وہ جمعیت بخش اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھلانے والا ہوتا ہے۔ اور توحید الٰہی کی معرفت اُسے حاصل ہوتی ہے کہ علم اعظم کے حرف سے الف کھینچتا ہے اور یہ کہ الف (یعنی اسم اللہ ذات) سے کلی و جزوی تمام علوم کا مطالعہ کرتا ہے اور حضوری کا مشاہدہ دکھلاتا ہے، جو ایک ہی بات میں حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے اور ایک آن میں لِی مَعَ اللّٰہِ کے مرتبہ اور منزل کو طے کر لیتا ہے، وہ پاک مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے، دونوں جہان کو ایک گھڑی میں طے کر لیتا دیگر تمام سلسلوں کی نسبت سروری قادری طریقے سے قادر و قدیر کی قدرت کے ساتھ آسان تر ہے۔

باہُوؒ فنا فی ہو فقیر ولد بازید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرف اعوان ساکن پرگنہ شورمن مضافات صوبہ دار السلطنت لاہور بحکم اللہ جل شانہٗ و رخصت از حضرت محمد رسول اللہ بجہت ارشاد باطن او باتلقین (تلقین)[1] بر نفس خود منصف امین محی الدین، عادل بادشاہ ہر سلک از ہر طریقہ با طریقت ظاہر باطن آگاہ محک النظر ناظر نگاہ عارف در معرفت توحید اللہ لایق حضوری راہ کہ علم حضوری از مشاہدہ حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گواہ ہر کہ بغیر از منصب حضوری طالب مرید را تلقین کند، عظیم گناہ کہ عاقبت طالب مرید او گمراہ۔

نام این رسالہ کشف الاسرار نہادہ شد۔

بر مرشد و طالب مرید لازم و فرض عین است کہ اول تعلیم علم دعوت کند کہ جمعیت بخش جاودان موافق قرآن مخالف نفس شیطان تیغ برہنہ قاتل الکفار موذیان پریشان کہ در یکدم تمام شد و بر یک قدم تمامیت ختم۔

کہ خواندن اسم اللہ اعظم با تصور اسم ذات لطف فیض فضل بر دار جملہ آرزو غم این چنین صاحب دعوت عامل در جہان کم کہ علم دعوت سورہ مزمل مشکل تمام عالم را مہمات مشکل کشائی با ترتیب یکبار بخواند، عمل او تا روز قیامت باز نماند بشرط آنکہ ظاہر خوانندہ با علم ناظرات بندہ نظر اللہ خود را منظور گرداند و با علم حاضرات خود را بحضور رساند و بحفظ ختم قرآن مع اللہ و در مد و در خواند۔ این طریقہ خواندن قرآن ظاہر توفیق و باطن تحقیق بر حق است حق بر دار و از باطل بدعت استغفار و خوانندہ در شریعت ہشیار۔

[1] قلمی مخطوطہ، کاتب شہباز قادری، ۱۳۴۱ ہجری۔

تعارف مصنف و تصنیف

باہُوؒ فنا فی ہو فقیر ولد بازید رحمۃ اللہ علیہ عرف ساکن پرگنہ شور کوٹ جو صوبہ دار السلطنت لاہور کے مضافات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے یہ کتاب اسکے باتلقین باطنی ارشاد کے لیے لکھی گئی، جو اپنے نفس امین پر منصف ہے، اور دین کو زندہ کرنے والا عادل بادشاہ (اورنگ زیب عالمگیر) ہے اور ہر ایک طریقے سے ظاہر و باطن میں آگاہ ہے اور نظر کی کسوٹی اور توحید الٰہی کی معرفت کا عارف اور حضوری راہ کے لائق ہے کہ مشاہدہ حضوری سے علم حضوری پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ ہے، کہتا ہے کہ جو شخص حضوری منصب کے بغیر مرید کو تلقین کرتا ہے، وہ بڑا بھاری گناہ کرتا ہے، آخر کار اس کا طالب مرید ضرور گمراہ ہوگا۔

اس رسالہ کا نام کشف الاسرار رکھا گیا ہے۔

مرشد کامل پر کیا چیز لازم ہے

مرشد کامل کو لازم اور فرض عین ہے کہ پہلے طالب مرید کو علم دعوت سکھلائے، جو ہمیشہ کے لیے جمعیت بخش ہوتی ہے، اور قرآن کے موافق اور نفس شیطان کے مخالف ہوتی ہے، اور موذی اور پریشان کافروں کو قتل کرنے کے لیے برہنہ ننگی تلوار ہے، کہ ایکدم میں اور ایک قدم پر فیصلہ کر دیتی ہے۔

اسم ذات کے تصور اور اسم اللہ اعظم کے پڑھنے سے لطف فیض فضل حاصل کر، باقی تمام آرزوئیں باعث غم و اندوہ ہیں، چونکہ ان کے عامل بہت کمیاب ہیں اور ایسے صاحب دعوت کے عامل دنیا میں بہت قلیل ہوتے ہیں۔ اسی لیے سورۂ مزمل کی دعوت کا علم مشکل ہے۔ اگر تمام جہان کی مشکلات کے لیے بالترتیب ایک مرتبہ پڑھے، تو قیامت تک اس کا عمل باز نہیں رہتا، بشرطیکہ اس کے پڑھنے والا علم مشاہدات میں اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بنالے، اور علم حاضرات سے اپنے آپ کو حضور میں پہنچا لے۔ اور ختم قرآن دور در مدور حفظ مع اللہ پڑھے۔

قرآن مجید کا اس طرح پڑھنا ظاہر میں توفیق اور باطن میں تحقیق برحق ہے۔ تو حق کو لے لے، اور باطل بدعت سے استغفار کر۔

اس کا پڑھنے والا شریعت میں ہوشیار رہتا ہے۔

بشروع سورۂ مزمل وحدت بہ تصور اسم ذات خود را در مجلس حضور رساند بحفظ قرآن دور در مد و در مع محمد رسول اللہ بخواند و با علم تصرف کلمہ طیبات متبرکات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ و با تصور کلمہ توفیق و تصرف اسم اللہ ذات تحقیق۔

علم دعوت سورۂ مزمل با ترتیب اشارہ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۔ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۔ ثَقِیْلًا ثَقِیْلًا ۔

ہر کہ بدین طریق سورۂ مزمل را کند وسیلہ یکبارگی شروع کند بیشک ہمو دم ارواح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شود از برای عند اللہ قول رہتا روز قیامت از رفاقت خود جدا نگرداند۔

ہر کہ بدین روش سورۂ مزمل از علم حاضرات خواند، ہر دو جہان در قید تصرف او بماند بشرطا آنکہ سورۂ مزمل خواندہ دم در دم دل در دل و نفس در نفس و قلب در قلب اسر در روح و در روح نور جمیع جامع خلعت لباس شریعت لطیف پوشد و لطیف ہای ہزاران ہزار ابسی بیشمار اندرون دل از قرب پروردگار خروشند در مقام ازل اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ صف در صف ارواح اولیاء اللہ مومن مسلمان در جملہ جماعت رساند۔ آواز قَالُوْا بَلٰی قبول ہستی پروردگار ما با ہر یکی ارواح بحفظ حافظ ختم قرآن دور مد و در از ہر کس روحانیت حکم اجازت۔

قرآن علم دعوت خواندن ظاہر توفیق و باطن حضوری تحقیق۔

این چنین مراتب عالم باللہ را بگشودن در یکدم و نمودن بر یک قدم آسان کار و ناقص را خیلی دشوار۔ این معمّا را صاحب معمّا اولیاء اللہ کشاید و عارف بنماید کہ ظاہر باطن صاحب تحصیل علم مدرسہ در سینہ کہ بماید در سینہ نہ در وجود نفاق ماند و نہ کینہ۔

بیت

رفت عمری در مطالعہ بار قم   باخدا واصل نشد افسوس و غم

---

[1] کشف الاسرار (شہباز) ص ۲، صحیح۔ [2] ایضاً ص ۶، جامع۔ [3] ایضاً، ص ۶

طریقۂ دعوت سورۂ مزمل

سورۂ مزمل کے شروع میں اسم ذات کی وحدت کے تصور سے اپنے تئیں حضوری کی مجلس میں پہنچائے اور قرآن مجید دور در مد و در حفظ مع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے۔ اور متبرک کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصرف کے علم سے اسم اللہ ذات کے تصرف کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

سورۂ مزمل کی دعوت کے علم کا اشارہ ترتیب کے ساتھ اس طرح فرمایا ہے۔

اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۔ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۔ ثَقِیْلًا ۔ ثَقِیْلًا

جو شخص سورۂ مزمل کو مندرجہ بالا طریق کے موافق پڑھتا ہے اس کے لیے وسیلہ فوراً شروع ہو جاتا ہے اور بیشک اسی وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک تشریف فرما کر عند اللہ اس بات کا اقرار کرلیتی ہے کہ روز قیامت تک اپنی رفاقت سے پڑھنے والے کو جدا نہ کرے گی۔

جو شخص اس طریق سے سورۂ مزمل کو مع علم حاضرات پڑھے گا، اس کے تصرف میں دونوں جہان آجائیں گے، بشرطیکہ سورۂ مزمل کا پڑھنے والا دم در دم، دل در دل، نفس در نفس، قلب در قلب اور سر روح در روح شریعت لطیف کے لباس کی خلعت کا پُر نور جامہ پہنے اور ہزاراں ہزار بے شمار لطیفے اس کے دل کے اندر قرب پروردگار سے جوش زن ہوں۔ اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے مقام ازل میں ارواح اولیاء اللہ، مومن مسلمان کی صف میں اور تمام جماعت میں قَالُوْا بَلٰی یعنی تو ہی ہمارا پروردگار ہے کی آواز پہنچا سکے۔ ہر شخص کی روح دور مد و در ختم قرآن کے حافظ کی حفظ میں ہوتی ہے اور ہر شخص کی روحانیت اس کے زیر حکم رہتی ہے۔

قرآنی علم دعوت کے پڑھنے کی ظاہر میں توفیق ہونی چاہیے اور باطن میں تحقیق حضوری حاصل ہونی چاہیے۔ اس قسم کے مراتب عالم باللہ کے بھید کھول دینا یکدم میں اور دکھلا دینا ایک قدم پر آسان کام ہے، لیکن ناقص کیلئے بہت مشکل ہے۔ اس معمّے کو اولیاء اللہ ہی حل کرتے ہیں اور عارف کرکے دکھلا دیتے ہیں کیونکہ انکے ظاہر و باطن میں تحصیل علم سینے میں ہوتی ہے۔ ان کے وجود میں نفاق رہتا ہے نہ کینہ۔

بیت

تمام عمر علم ظاہری کے پڑھنے پڑھانے اور لکھنے میں صرف ہو گئی مگر مقام افسوس و غم ہے کہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کا

علم آنست که از عجب و ہوا باز گرداند و با خدا رساند۔ ہر مطالعہ علم[1] از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضوری۔ ہر کہ ازین علم رفیق و سلیہ با خود گواہ ندارد کہ طلب دنیا بمرتبہ گناہ آرد۔

اوّل علم باید کہ ہر چہار نفس چہار طیور را ذبح کند۔ خروس شہوت، زاغ حرص، طاؤس زینت، کبوتر ہوا ۔

بیت

چار بودم سہ شدم اکنون دوم   واز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

یکتائی و صفائی بہ تصور اسم اللہ ذات کہ ظاہر حواس بستہ شود و باطن حواس بکشاید و اوصاف ذمیمہ از وجود بیرون شود و در ہمہ اعضاء نور اللہ میسر شود۔

بر ہر علم عالم غالب، و در مطالعہ مشاہدہ تمام مطالب یکبارگی نور گردد قلب۔

فقیر مالک الملکی بحکم مالک الملک کہ این مرتبہ از علم حاضرات است کہ جامع صاحب حاضرات را کل و جزو مخلوقات اگرچہ بیشمار است، تمامی در شمار اوست و جملہ علم علوم و نام فرشتہ ہای و قطرات مطرات باران رحمت و معرفت توحیدات، منزل و مقامات، الہام، تجلیات، ذات، صفات، اسماء باری تعالیٰ اگرچہ بیشمار است در شمار اوست و آنچہ بروی زمین نہال، علم کیمیا، اکسیر و سنگ پارس در کوہ و خزائن اللہ غیبی و گنج تصرف فتوحات علم و ارادات، کتب لاریبی اگرچہ بیشمار است، در شمار اوست برگ درختان و برگ دیگر و اسم اعظم و اولیاء اللہ اگرچہ بیشمار است، در شمار اوست۔

سر آنست کہ از قرآن آیات و از کلمہ طیبات و از اسماء اللہ الحسنیٰ متبرکات و از اسم اللہ ذات و از اسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات بہ کلید حاضرات در قفل ناظرات در یکدم

---

[1] کشف الاسرار (شہبازی)، ص ۷۔

وصال حاصل نہ ہو سکا۔

علم دین سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

علم وہ ہے جو خود پسندی اور حرص و ہوا سے ہٹائے رکھے اور خدا رسیدہ بنا دے۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم حضوری کا ہر مطالعہ ضروری ہے۔ جسے اس قسم کا علم بطور گواہ و رفیق نہیں، وہ دنیا کی طلب میں گناہ کے درجہ پر ہے۔

اوّل صاحب علم کو چاہیے کہ اس علم کے ذریعے سے چاروں نفسوں کے چاروں پرندوں کو ذبح کرے یعنی شہوت کا مرغ، حرص کا کوا، زینت کا مور، اور حرص کا کبوتر ۔

بیت

پہلے میں چار تھا، پھر تین ہوا، اور اب دو ہو گیا ہوں، اور اب دوئی سے گزر کر یکتا ہو گیا ہوں۔

یکتائی اور صفائی قلب تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے کہ ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں اور بُرے اوصاف وجود سے نکل جاتے ہیں اور ہر اعضاء میں نور الہٰی آ جاتا ہے۔

ہر ایک علم پر عالم غالب ہوتا ہے۔ اور مشاہدہ تمام مطالب کے مطالعہ میں ہوتا ہے۔ جس سے اس کا قلب یکبارگی نور بن جاتا ہے۔ (بس وہی) فقیر خداوند کریم کے حکم سے مالک الملک ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ مرتبہ (بھی) علم حاضرات کی وجہ سے اُسے حاصل ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ صاحب حاضرات کے لیے تمام کل و جزو مخلوقات اگرچہ بیشمار ہے، لیکن پھر بھی وہ تمام قابل شمار ہے۔ اور سب علم علوم، فرشتوں کے نام، باران رحمت کے قطرے، توحیدات کی معرفت، منزل، مقامات، الہام، تجلیات، ذات، صفات اور اسمائے باری تعالیٰ اگرچہ بیشمار ہیں، لیکن صاحب علم حاضرات کو انکی گنتی معلوم ہوتی ہے اور جو کچھ روئے زمین پر ہے، جیسا کہ نباتات، علم کیمیا، اکسیر، پہاڑوں میں سنگ پارس، غیب الہٰی کے خزانے اور فتوحات علم و ارادات، کتب لاریبی کے تصرف کے خزانے اگرچہ بے شمار ہیں، لیکن اُسے ان کی گنتی معلوم ہے اور درختوں کے پتے اور ہر قسم کے پتے اور اسم اعظم اور اولیاء اللہ عالم دنیا میں، اگرچہ بے شمار ہیں، لیکن اُسے ان کی گنتی معلوم ہے۔

سر وہ ہے جو آیات قرآنی، کلمہ طیبہ، اسمائے حسنیٰ، اسم اللہ ذات اور اسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات سے علم حاضرات کی چابی سے ناظرات کے قفل کو کھول کر ایکدم میں

بکشاید و بہر یک قدم مشاہدات دولت تصرف گنج دنیا فانی و بقای جاودانی و معرفت توحید ربانی بنماید۔ اگر ظاہر باطن این دولت و سعادت علم قرآن تفسیر و علم ولایت باتاثیر و علم عنایت، کیمیا اکسیر و علم ہدایت روشن ضمیر و علم عنایت فنا فی اللہ فقیر و علم لانہایت ہر کونین امیر۔

اگر مرشد کامل روز اوّل نکرد حاصل و باخدا نشد، واصل روندگان از باطنی راہ اللہ تعالیٰ ہمہ گشتہ پریشان خاطر گمراہ۔

ہر کہ این رسالہ را باخلاص بخواند، از ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ ہر کہ معمّا علم حاضرات داند، ملک سلیمانی در قید او دوام ماند۔

بدانکہ ای جان من! از حاضرات کنہ تصوّر اسم اللہ ذات چہار مراتب کشاید و ہر یک در علم عمل تصرف در آید۔

اوّل، مرتبہ پادشاہی ظل اللہ۔

دوم: مرتبہ طیر سیر ہفت زمین و نہ فلک از ماہ تا ماہی ولی اللہ۔

سوم، فنا فی اللہ بقا باللہ، عارف اللہ مقرب الٰہی، اولیاء اللہ۔

چہارم: قطع دلیل آگاہ قرب جلیل آگاہی عالم باللہ۔

این نیز درجات برکت از علم حاضرات است کہ ہر کلّی و جزو علم خاتم ختم ابتدا و انتہا در تصوّر اسم اللہ ذات کردن تمامیت۔

ہر کہ این قاعدۂ قدرت علم تدبیر نداند و ہر قدر از علم حاضرات نرساند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را عامل، فقیر کامل ولی اللہ خواند۔ این راہ توفیق است، طریق نیست۔ این راہ تحقیق است، تفریق نیست۔ این راہ توحید است، تقلید نیست۔ این راہ نہ رنج گنج است۔ این راہ دلخواہ است، گمراہ نیست۔ این راہ مشاہدۂ معرفت است، محنت مجاہدہ نیست، این راہ زود تر کہ طالب مرید را علم حاضرات تعلیم مطالعۂ لوح محفوظ میسر ساند بیک نظر بازگرداند

دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور ایک قدم پر دنیائے فانی کے مال و دولت کے خزانوں کے تصرف کے مشاہدات، اور بقائے جاودانی اور توحید ربانی کی معرفت دیکھ لے۔ اگر چہ یہ دولت و سعادت ظاہر و باطن میں علم قرآن و تفسیر، علم ولایت باتاثیر، علم عنایت، کیمیا اکسیر، علم ہدایت روشن ضمیر، علم عنایت فنا فی اللہ فقیر، اور علم لانہایت جو دونوں جہاں کا سردار ہے، حاصل ہو سکتی ہے، لیکن پھر بھی مرشد کامل کا ہونا اشد ضروری ہے۔

اگر پہلے روز مرشد کامل کی تلاش نہ کی اور خدا سے واصل نہ ہوا، تو باطنی راہ کے طے کرنے والے تمام پریشان خاطر اور گمراہ ہو جائیں گے۔

جو شخص اس رسالہ کو اخلاص سے پڑھے گا، اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہے گی، جو کوئی علم حاضرات کا معمّہ جانتا ہے، اس کی قید میں ملک سلیمانی ہمیشہ رہتا ہے۔

بیان کیفیت و نتیجہ از تصور اسم اللہ ذات

اے میری جان! تو جان لے کہ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی کنہ کے حاضرات سے چار مراتب ظاہر ہوتے ہیں، اور ہر ایک مرتبہ علم اور عمل کے ذریعے تصرف میں آجاتا ہے۔

اوّل: مرتبہ بادشاہی ظل اللہ یعنی حکومت۔

دوم: چاند سے مچھلی تک ساتوں زمینوں اور نو آسمانوں کی طیر سیر کا مرتبہ، اور یہ مرتبہ بھی ولی اللہ کا ہے۔

سوم: وہ شخص فنا فی اللہ بقا باللہ، عارف اللہ مقرب الٰہی، اولیاء اللہ کا مرتبہ پالیتا ہے۔

چہارم: صاحب قطع دلیل، جو دل قرب جلیل سے آگاہ ہوتا ہے، وہ عالم باللہ ہوتا ہے۔

یہ درجات بھی علم حاضرات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں کہ اسم اللہ ذات کے تصورات میں ابتدا سے لے کر انتہا تک کے جزوی و کلی تمام علوم شامل ہیں۔

جو شخص علم تدبیر کی قدرت کا یہ قاعدہ نہیں جانتا اور علم حاضرات تک اس کی رسائی نہیں، تو وہ احمق ہے کہ اپنے تئیں عامل، فقیر کامل اور ولی اللہ کہتا ہے۔ یہ توفیق کی راہ ہے، طریق نہیں ہے، یہ تحقیق کی راہ ہے، تفریق نہیں ہے۔ یہ توحید کی راہ ہے، تقلید سے حاصل نہیں ہوتی یہ راہ خزانوں کی تکلیف نہیں، بلکہ دلخواہ و دلپسند ہے اور یہ راہ گم ہونے والی نہیں، بلکہ یہ راہ معرفت کے مشاہدہ کی ہے۔ اس میں مجاہدہ کی محنت نہیں رہتی۔ اس راستہ سے بہت جلدی مقصود حاصل ہو جاتا ہے، کیونکہ علم حاضرات کی ایک ہی نظر میں طالب مرید کو لوح محفوظ کے مطالعہ کے علم تک پہنچا دیتا ہے اور

از نفس بدعت قہر۔ این راہ لایحتاج است، محتاج نیست۔ این راہ صوم صلوٰۃ است کہ در رکوع و سجود از اللہ تعالیٰ حی قیوم با جواب سوال الہام در تمام۔ باد از وصال نہ زوال ہم نمی آید۔ از ان سو ترانی را صدای زبان۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :۔

اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ[۱]

عجب دارم بعضی دبِ اَرِنِیْ را اندا بارہا از شوق سرودم برای مسخرات بادشاہ دعوت خواہ و علم دعوت روان نشود، اگرچہ تمام عمر علم اسماء خواند و سر بسنگ زند۔ بادشاہ پسند فقیر عالم باللہ کہ دعوت قرآن خواند، از برای اللہ تعالیٰ لایحتاج نہ احتیاج خلق و نہ احتیاج بادشاہ۔

بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک　　ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

علم دعوت چنان قرآن خوانده[۲] کہ بروی زمین عامل صاحب دعوت است، تمام علم دعوت آنہا را بستہ گرداند و اگر کشادہ کند ہیچکس را قدرت نباشد کہ بستہ گرداند۔ ہر کہ با ترتیب یک مرتبہ در حصار در آید، بیرون[۳] نہ بر آید و اگر مرشد کامل در باب طالب توجہ کند، آن توجہ صورت مرشد شود تا روز قیامت از طالب جدا نبود و از ہر بلا و آفات نگاہدارد و سلامت۔ اینست مرتبہ استقامت فوق الکرامت۔ مرتبہ محمود کہ صاحب تصور اسم اللہ ذات را عاقبت محمود گرداند۔

و اہل بدعت مرتبہ مردود و عاقبت مردود رساند۔

اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ[۴] وَجَانِبَيْنِ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ؕ[۵]

---

[۱] از اعزیز احقر فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی ۱۰۱۰ھ ص ۲۴۴ [۲] حدیث
[۳] کشف الاسرار (شہباز) ص ۱۲: چنانچہ　[۵] زین العلم شرح عین العلم از ملا علی قاری کشف الحجوب۔
[۴] ایضاً ص ۱۳: تمام عمر از ان حصار

یہ علم حاضرات نفس کے قہر کی بدعت سے انسان کو دُور کر دیتا ہے۔ یہ راہ لایحتاج ہے، محتاج نہیں، یہ نماز و روزہ کی راہ ہے، جس میں رکوع اور سجود میں اللہ تعالیٰ حی و قیوم سے بطور الہام سوال کا جواب ملتا ہے۔ اس میں وصال ہی کی ہوا چلتی ہے، زوال کی نہیں چلتی۔ اور اس طرف سے لَنْ تَرَانِیْ کے بجائے ترانی کی آواز صدائے بے زبان سے ہم تک پہنچتی ہے (یعنی ترانی کی آواز کانوں میں سنائی دیتی ہے)۔

ولیسے ہی لوگوں کی نماز کے متعلق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

" نماز مومنین کی معراج ہے۔"

بعض لوگوں کو اسمائے الٰہی سے حاضرات کیوں حاصل نہیں ہوتا

مجھے بعض لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ اپنے ذوق و شوق سے ربِ اَرِنِیْ کی آوازیں بارہا کرتے ہیں اور بادشاہوں کے تسخیر کرنے کے لیے دعوت خواہ ہیں، لیکن اگر ساری عمر علم اسماء پڑھیں اور پتھر پہ سر مارتے پھریں، پھر بھی دعوت کا علم رواں نہیں ہوتا۔ فقیر عالم باللہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر قرآن شریف کی دعوت پڑھتا ہے۔ اس کی دعوت خلقت سے کچھ لینے کی خاطر نہیں ہوتی اور نہ اسے بادشاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لیے اس کو اللہ تعالیٰ لایحتاج بنا دیتا ہے ؎

بیت

اللہ تعالیٰ کو جو پسند آ جائے، وہ پاک ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہو، تو لوگوں سے کیا ڈرنا۔

علم دعوت میں قرآن مجید اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ جو عامل صاحب دعوت روئے زمین پر ہے، وہ اُن کے تمام علم دعوت کو بند کر سکتا ہے۔ اور اگر کھول دے، تو کسی شخص کو یہ قدرت نہیں کہ اُسے بند کر سکے۔ جو شخص ایک مرتبہ با ترتیب حصار میں آ جائے، وہ پھر (حصار دعوت قرآن مجید) سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اور اگر مرشد کامل طالب کے بارے میں توجہ کرے، تو وہ توجہ ہی مرشد کامل کی صورت ہو جاتی ہے اور روز قیامت تک (وہ توجہ کی صورت) طالب سے جُدا نہیں ہوتی اور ہر مصیبت اور بلا سے وہ اسکو سلامت اور محفوظ رکھتی ہے۔ یہی استقامت فوق الکرامت کا مرتبہ ہے۔ یہ ایسا نیک مرتبہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور والے کی عاقبت سنوار دیتا ہے۔

اہل بدعت کا مرتبہ بھی مردود ہے۔ اور ان کی عاقبت بھی مردود ہے۔ "شروع کی طرف لوٹ آنا ہی انجام ہے۔ ایک گھڑی کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔"

علم دعوت دل کہ زبان دل قــرآن بخواند۔ علم دعوت زبان کہ اول بر زبان
بازبان اســم اعظم از ســیاہی کُنْ فَیَکُوْن بنویسد کہ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ
الرَّحْمٰنِ [1] شود۔

[2] قائل دعوات بر زبان قلب قرآن خواند کہ قرب اللہ رساند۔ علم دعوت بر زبان قدرت
امر روح زبانی قرآن خواند کہ در مجلس انبیاء اللہ و اولیاء اللہ روحانی رساند۔

علم دعوت بر زبان دم قــرآن خواند کہ جواب سوال از حضور آوردہ
میسر ساند۔

علم دعوت بر زبان توفیق نور قــرآن خواند کہ در وجود از ســر تا قدم نور ماند،
ہر سخن او کہ صاحب نور راز قرب حضور۔ علم دعوت از زبان نفس قرآن خواند کہ در وجود او ہیچ
نفسانیت نفس امارہ نماند۔

علم دعوت دم و علم دعوت ساعت و علم دعوت یک شبانروز و علم دعوت ہفتہ و
علم دعوت ماہ و علم دعوت سال و علم دعوت ماضی و مستقبل و حال و از دعوت قرب ربانی
کہ قرآن میخواند در لاہوت لامکانی، آنرا تواند گفت غیب دانی کہ با عین العیانی غیب
دانی جنونیت و شیطانی و غول بیابانی۔

دیگر این راہ کشف نیست نہ بکرامات بجز حق فنا فی اللہ ذات۔ مقرب الحق فقیر جامع،
عالم باللہ، عالم منتہی۔

صاحب دعوت علم دعوت سورۂ مزمل و دعای سیفی با ترتیب چنانکہ عرش کرسی
لوح قلم نہ فلک ہفت طبق زمین را بجنباند کہ ارواح انبیاء و اولیاء اللہ

---

[1] حدیث

[2] کشف الاسرار (شہباز)، ص ۱۳، کامل

طریقۂ علم دعوت

علم دعوت دل میں دل کی زبان قرآن مجید پڑھتی ہے۔ علم دعوت زبان میں پہلے زبان پر سے اسم اعظم کی زبان سے سیاہی سے کُنْ فَیَکُوْن لکھے، کیونکہ فقراء کی زبان تلوار والی ہو جاتی ہے۔
کامل صاحب دعوت (جس وقت) زبان قلب سے قرآن مجید پڑھتا ہے تو وہ دعوت اسکو قرب الٰہی تک پہنچا دیتی ہے۔ اور علم دعوت والے کی زبان پر قدرت امر روح خود زبانی قرآن مجید پڑھتی ہے، جو انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی روحانی مجلس میں پہنچا دیتی ہے۔
علم دعوت میں زبان دم سے قرآن مجید پڑھنے سے حضور سے سوال کا جواب پہنچتا ہے۔
علم دعوت میں جب زبان توفیق نوری سے قرآن پاک پڑھا جائے، تو اس سے وجود میں سر سے لے کر پاؤں تک نور ہی نور آ جاتا ہے۔ اس نور والے کی ہر ایک بات قرب حضوری سے ہوتی ہے۔
جب علم دعوت میں نفس کی زبان سے قرآن مجید پڑھا جاتا ہے، تو اس سے اس کے وجود میں نفس امارہ کی نفسانیت بالکل نہیں رہتی۔ (یعنی صاحب دعوت کا نفس امارہ بالکل نہیں رہتا)

علم دعوت کتنے وقت میں حاصل ہوتا ہے

علم دعوت ایک سانس، علم دعوت ایک ساعت، علم دعوت ایک دن رات، علم دعوت ایک ہفتہ، علم دعوت ایک ماہ، علم دعوت ایک سال، علم دعوت ماضی و مستقبل اور حال میں بھی حاصل ہوتا ہے اور دعوت قرب ربانی سے جو قرآن مجید پڑھتا ہے، وہ لاہوت میں لامکان ہوتا ہے، اُس کو غیب دانی نہیں کہہ سکتے، بلکہ یہ عین عیانی ہے۔ غیب دانی تو جنونیت، شیطانی اور غول بیابانی ہے۔
دوسرے یہ کہ یہ راہ عین عیانی نہ کشف سے حاصل ہوتی ہے اور نہ کرامات سے۔ بلکہ بر حق فنا فی اللہ ذات ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا شخص مقرب الٰہی، عالم باللہ، عالم منتہی اور فقیر کامل ہوتا ہے۔

صاحب دعوت دعائے سیفی و سورۂ مزمل کی طاقت

دعائے سیفی اور سورت مزمل کا صاحب دعوت جب ترتیب سے پڑھتا ہے تو عرش و کرسی، لوح و قلم، اور نو آسمانوں اور ساتوں طبقات زمین کو اسطرح ہلا دیتا ہے، کہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی

عبرت خورند و فرشتگان در حیرت بمانند۔

فقیر عالم باللہ چنان دعوت خواند از آیات قرآن کہ در قید او بماند ہر دو جہان۔ این علم دعوت است مطالعہ در علم ساخت کشائندہ ربع مسکون بادشاہی تخت نشاند بر سلیمانی تخت۔

این مراتب ابتدائی بخش فقیر است۔ فقیر یکہ بر کونین امیر است، بصورت روز و شب سخت چنانکہ سنگ پارس، ہر وجود مس آہن کاذب را کہ ہم صحبت شود، زر سرخ گرداند۔ و صادقان را بمرتبہ علم تصدیق نصیب رساند صدق۔

قولہ تعالیٰ: مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا [1]

حدیث

اَلرَّفِيقُ ثُمَّ الطَّرِيقُ ۔

کہ دوام طالبان او در حضور با شعور۔ بریں مرتبہ مشو مغرور۔ راہ مردان پیشتر۔ فنا در فنا بقا در بقا لقا در لقا باد باش۔ با حیا ترس از خدا فتح از علم است۔ ظاہر عبادات مقامات۔ علم باطن من لدنی واردات غیبی فتوحات قرآن کتاب اللہ لاریب از ین سہ قسم نقش بطلب کہ عین تماشہ کونین۔

درین مذکور نقش اینست تصور طریق و تصور توفیق و تصور تحقیق و تصور دریائی عمیق۔

و تصور طریق آنست کہ با تصور اسم اللہ ذات در دم طاعت ہر دو جہان را طی گرداند، بہ نظر تماشہ کونین دوام بماند۔

تصور تحقیق آنست کہ از اسم اللہ ذات خود را بقرب اللہ در توحید حضور رساند و دوام بہ نظر رحمت اللہ منظور ماند۔

[1] سورۃ النساء ۴: ۶۹

رہ میں عبرت میں آجاتی ہیں اور فرشتے دنگ رہ جاتے ہیں۔

عالم باللہ فقیر آیات قرآنی سے اس طرح سے دعوت پڑھتا ہے کہ ہر دو جہان اس کی قید میں رہتے ہیں۔ یہ علم دعوت ہے، جس کا مطالعہ ساری دنیا کو فتح کر کے بادشاہی تخت سلیمانی پر بٹھا دیتا ہے۔

یہ تو فقیر رہبر کے لیے ابتدائی مراتب ہیں۔ جو فقیر دونوں جہانوں کا امیر ہے، وہ دن رات سخت حالت میں رہتا ہے، جیسا کہ سنگ پارس (ہاں اگر مہربانی اور لطف و کرم فرمائے) تو ایک نظر سے عیب دار لوہے اور تانبے کو سرخ سونا بنا دیتا ہے۔ اور (اسی طرح) دعوت والا صادقوں کو صدق سے علم تصدیق کے مرتبے کو پہنچا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہیں، اور ان کی رفاقت اچھی ہے۔"

(اس منزل کو طے کرنے کیلئے رفیق کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس پر دال ہے)

حدیث: - "پہلے رفیق پھر طریق۔"

ایسے شخص کے مرید ہمیشہ حضوری میں باشعور رہتے ہیں۔ (پس) اس شعور کے مرتبے پر (فقیر کو) مغرور نہ ہونا چاہیے۔ (کیونکہ) مردان خدا کی راہ اس سے بھی آگے ہے۔ وہ فنا در فنا، بقا در بقا، لقا در لقا ہے۔ (تو بھی) اسی کے ساتھ رہ۔ اور خدا سے ڈر اور حیا کر فتح و نصرت علم سے ہے، جس سے ظاہری عبادات اور مقامات (فقر) حاصل ہوتے ہیں۔ (اے طالب حقیقی) علم ظاہری و باطنی و لدنی و واردات غیبی و فتوحات ان تین اقسام کا نقش قرآن مجید لاریب سے ہی حاصل کر، اور اس نقش مذکور سے دو جہان کا تماشا تجھے عین دکھائی دے گا۔

نقش کتنی اقسام کے ہیں

(نقش چار قسم پر ہے) وہ نقش یہ ہے: تصور طریق، تصور رفیق، تصور تحقیق، اور تصور دریائے عمیق۔

اور تصور طریق یہ ہے، کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے طالب طاعت کے وقت ہر دو جہان کو طے کر لیتا ہے، ایسا کرنے سے دونوں جہان کا تماشا ہمیشہ پیش نظر رہتا ہے۔

تصور تحقیق یہ ہے کہ طالب اسم اللہ ذات کے ذریعے سے اپنے آپ کو قرب توحید الہٰی اور حضوری میں پہنچاتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں منظور نظر رہتا ہے۔

وتصور دریای عمیق آنست کہ از تصور اسم اللہ ذات در دریای توحید (در آید)[1] و باز در حیات و ممات از توحید بیرون نہ بر آید و ہفت اندام قلب قالب از توحید کشف نور۔ دوام ہمسخن مع اللہ باحضور و خلق میداند کہ با ما ہمسخن است۔ ہر کہ ازین تصور ثلاثین راہ ندارد[2] از طریق تصور طریقت آگاہ ندارد کہ کل و جز مخلوقات، ذات صفات، تجلیات الہام، کلام، نور، حضور، مغفور، بشوق مسرور۔ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ باطن معمور فنا بقا، دیدار لقا حرف آنچہ صنعت صانع خدا عالم باللہ ازین اسم اللہ تعالیٰ بکشاید و بنماید۔

گنج الحرمین، شرف الدارین، تصرف کونین علین نما و باعین صفا و باعین بقا و باعین فنا باادب باحیا، مقرب شدن با خدا حضوری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ درین نقش تصور تمام است کہ مشاہدہ ہر دوام است ہر علم علین کہ در وجملہ علم طی توفیق حاضرات کہ ہر مطالب پیش تو حاضر گرداند و علم ناظرات بمد نظر اللہ رحمت منظور رساند۔

بیت

از اسم اللہ نقش محمد بجو   آنچہ ما سوی اللہ از دل بشو

کہ ظاہر توفیق است کہ در باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق است۔ ازین نقش مذکور این نقش است۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہار طریق است کہ بخشندہ چہار توفیق۔

---

[1] کشف الاسرار (شہباز)، ص ۱۷

[2] ایضاً، ص ۱۷ ؛ ندارند

اور تصور دریائے عمیق یہ ہے کہ طالب، اسم اللہ ذات کے تصور کے ذریعے سے توحید میں آتا ہے۔ اور پھر زندگی یا موت میں توحید سے باہر نہیں نکلتا۔ (یعنی اس کا مرنا و جینا برابر ہوتا ہے) اور قلب اور قالب کے ساتوں اعضا کو توحید سے نور کشف ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے باحضور ہمکلام ہوتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سے باتیں کر رہا ہے۔

جس کو یہ تینوں تصور حاصل نہیں، وہ تصور کی طریقت سے واقف ہی نہیں۔ کہ کل و جزو تمام مخلوقات، ذات صفات، تجلیات، الہام، کلام، نور، حضور اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی سے مغفور اور شوق سے مسرور ہوتا ہے۔ اللہ اللہ کہنے سے باطن معمور ہوتا ہے۔ فنا و بقا، دیدار لقا، صنعت صانع خدا۔ سب کچھ عالم باللہ اسم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور دکھاتا ہے۔

(اس نقش تصور سے) گنج الحرمین، شرف الدارین، تصرف کونین، عین نما، باعین صفا، باعین بقا، باعین وفا، با ادب باحیا، قرب خدا اور حضوری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اس میں طالب صادق تصورات کے ذریعے سے ہمیشہ مشاہدے میں رہتا ہے اور اسی سے حاضرات کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور علم حاضرات سے ہر مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اور علم ناظرات سے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

بیت

اللہ کے اسم سے نقش محمد تلاش کر۔ اللہ کے بغیر جو کچھ بھی ہے، وہ دل سے دھو ڈال۔

کہ ظاہر میں توفیق الٰہی اور باطن میں مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق ہے، اس نقش سے حاصل ہوتی ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کے چار طریق ہیں۔ جن سے چار قسم کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

اول آنکہ ہر کہ تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردل بگیرد وقلب زندہ شود و نفس مطلق بمیرد کہ تصور امیر است مرتبۂ فنا فی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل فقیر است۔

دوم آنکہ ہر کہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در دل آورد، اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببرد یافت، شناخت، رسید، دید۔

سیوم تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در تصور خود آورد، کل و جز از ان تصور خود ظہور وجود مغفور۔ آیت :۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ[1]

صاحب تصور انسان باشد نہ صفت حیوان گاو خر۔

چہارم آنکہ از تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضرات حاضر گرداند۔ با علم ناظرات بنظر ساند کہ در دل باقی آرزو نماند۔ این نقش راہ است کہ روز اول مرتبہ بخشد معرفت بحضوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ علم حضور را گواہ است بجز حضوری دیگر رجوع آوردن گناہ است مرشد کہ بمنزل بمرتبہ حضور نرساند و تلقین از محمد رسول اللہ نہ دھاند، آن مرشد گمراہ و طالبان او روی سیاہ۔

نقش فنا فی الشیخ تصرف و توجہ شیخ و تفکر شیخ ہر کہ با شیخ بنوازد، مرتبہ خود با مرتبہ طالب مبدل سازد۔

شیخ نام حضور است و دوام حضور است۔ حضور کردن طالبان و مریدان آنرا چہ مشکل دور است کہ باطن معمور است۔

مذکور تصور شیخ این است تصور صورت شیخ بخشد گنج کہ لازوال بہر حال، ہر کہ صورت شیخ مبدل گرداند روشن ضمیر شود۔

فنا فی الشیخ بمرتبہ فنا فی اللہ فقیر رسد کہ رستگار[2] و کم آزار[3] در مستی ہشیار۔ بدست شیخ بمرتبہ ذوالفقار

---

[1] سورۂ فتح ۴۸ : ۲

[2] کشف الاسرار (شہباز)، ص ۲۱ : رستگاری

[3] کشف الاسرار (شہباز)، ص ۲۱ : کم آزاری

اول جبکہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تصور دل پر جگہ پکڑ جاتا ہے اور منقش ہو جاتا ہے تو پھر طالب کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور نفس بالکل مر جاتا ہے، کیونکہ یہ امیر کا تصور ہے۔ فنا فی الرسول کا مرتبہ کامل فقیر کا ہے۔

دوم: اس اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب کی نصیب ہوتی ہے۔ اس سے پالینا، پہچاننا، پہنچنا اور دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

سوم: جو کوئی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کو اپنے تصور میں لے آتا ہے، اسے اپنے اس تصور سے کلی و جزوی تمام امور کائنات معلوم ہوتے ہیں، اور انسان بخشا جاتا ہے۔

آیت

"تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔"

صاحب تصور انسان بن جاتا ہے، نہ کہ گائے بیل کی طرح حیوان صفت رہتا ہے۔

چہارم: اس اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے حاضرات حاضر ہو جاتے ہیں، اور علم ناظرات کے ذریعے انہیں دیکھ سکتا ہے، جس سے پھر کوئی آرزو دل میں باقی نہیں رہتی۔ یہ راہ نقش ہے جو پہلے ہی روز معرفت اور حضوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ بخشتا ہے، کیونکہ علم حضوری پر شاہد ہے۔ حضوری کے سوا کسی اور طرف رجوع کرنا گناہ ہے۔ جو مرشد حضوری کے مرتبہ تک نہ پہنچائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقین نہ دلائے، وہ مرشد گمراہ ہے اور اس کے طالب رو سیاہ ہیں۔

نتائج تصور شیخ

فنا فی الشیخ نقش والے کو شیخ کی توجہ، تصرف اور تفکر حاصل ہوتا ہے۔ جس پر شیخ عنایت کرے، اسے اپنے مرتبے میں تبدیل کر لیتا ہے۔

شیخ حضوری کا نام ہے، جو شیخ خود ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے، اس کے لیے طالبوں اور مریدوں کو صاحب حضوری کر دینا کوئی مشکل کام نہیں، کیونکہ اس کا باطن (حضوری سے) معمور ہوتا ہے۔

شیخ کا مذکور تصور یہ ہے کہ شیخ کی صورت کا تصور ہر حالت میں لازوال خزانے بخشتا ہے جو کوئی شیخ کی صورت کو تبدیل کر لے، وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

فنا فی الشیخ سے فنا فی اللہ فقیر کا مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے جس سے اس میں نجات کی کم آزاری، مستی میں ہشیار رہنا وغیرہ خصائل آ جاتے ہیں۔ شیخ کے ہاتھوں وہ بمنزلہ تلوار کے ہو جاتا ہے، جو موذی

قاتل موذی کفار از بدعت باطل استغفار۔

چون تصور شیخ صورت باصورت یک وجود قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خواند کہ ، ہر جا کہ خواہد صورت شیخ طالب مرید را بہر مطالب و بہر منزل مقام رساند ۔

درین فنا فی الشیخ نہ خست ، یقین درست ، بر تلقین اعتبار و بر شیخ جان فدا ، یار غار غم بردار ۔

در ترک توکل جسمی جسم با جسم شیخ ، اسم با اسم ، قلب با قلب شیخ ، دل با دل شیخ ، روح با روح شیخ ، دم با دم شیخ ، قدم با قدم شیخ ۔

فَنَافِی الشَّیْخِ

فَنَافِی الشَّیْخِ

چون تصور صورت شیخ در وجود دیگر داند ، صورت شیخ در مجلس محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بحضور رساند ۔ بدین طریق مرتبۂ فنا فی الشیخ و الا مرتبہ صورت بت پرستی فنا فی الشیطان است ۔

این نقش فقیر فیض اثر ، بر نفس قہر ، صاحب نظر ، باطن خضر ۔ در نظر او برابر است خاک و سیم و زر ، بلکہ بر نفس امیر ، ابتدائی مرتبۂ فقیر بر زبان علم قرآن تفسیر ، روشن ضمیر ، فقیر بمطالعہ علم فقر و فخر رہبر مشاہدۂ درجات مذکورہ ، این نقش اینست ۔

ﻟﮯ کشف الاسرار ، (شہباز) ، ص ۲۱ : ہوشیاری

کافروں کو قتل کرتی ہے ۔ باطل بدعت سے استغفار ۔ (یعنی شیخ کی صورت کا تصور اس کے لیے تلوار کا کام دیتا ہے اور اس کے دشمنوں اور کفار کے لیے اس کے ہاتھ میں یہ گویا ایک برہنہ تلوار ہے اور یہ تصور اس کو بدعت و گمراہی میں نہیں پڑنے دیتا ۔ جھٹ استغفار کی تلقین اس کی زبان پر جاری کرا دیتا ہے) ۔

جب شیخ کا تصور صورت باصورت ایک وجود ہو کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے ، تو پھر شیخ کی صورت طالب مرید کو ہر مطالب اور جس منزل اور مرتبے پر چاہتی ہے ، پہنچا دیتی ہے ۔

اس فنا فی الشیخ میں خست نہیں ہوتی ، بلکہ یقین درست ہوتا ہے اور تلقین پر اعتبار ، شیخ پر جانثار ، یار غار اور غم بردار ہوتا ہے ۔

جسمی توکل اور ترک میں اس کا جسم شیخ کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اسم اسم شیخ کے ساتھ ۔ قلب قلب شیخ کے ساتھ ۔ دل دل شیخ کے ساتھ ۔ روح روح شیخ کے ساتھ ۔ دم دم شیخ کے ساتھ اور قدم شیخ کے قدم کے ساتھ ہوتا ہے ۔

فَنَافِی الشَّیْخِ

فَنَافِی الشَّیْخِ

جب (طالب) صورت شیخ کا تصور وجود میں لاتا ہے ، تو شیخ کی صورت اسے محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں پہنچا دیتی ہے ۔ اس طریق سے تو فنا فی الشیخ کا فقر میں ایک مرتبہ ہے ۔ ورنہ تو صورت بت پرستی اور فنا فی الشیطان کا مرتبہ ہے ۔

یہ فقیر کا نقش فیض اثر ، صاحب نظر ، باطن خضر اور نفس پر قہر ہے ۔ اس کی نظر میں مٹی اور سونا چاندی یکساں ہے ، بلکہ نفس پر حکمران ہے ۔ فقیر کے ابتدائی مرتبے میں زبان پر قرآن اور تفسیر کا علم ہوتا ہے اور روشن ضمیر ہوتا ہے ۔ فقیر علم فقر کے مطالعہ میں ہوتا ہے اور فقر درجات مذکورہ بالا کے مشاہدہ کی رہبر ہے ۔ نقش (فقر) یہ ہے ۔

فرخ

فقــــــر

فرخ

ہر کہ اسم فقر در تصور آوردہ، اسم فقر بسلطان الفقر بردہ[1]۔ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔ ہر کہ محتاج است فقیر نبود۔ فیض و فضل فقر روح است و رحمت فقر و لطف فقر و ہدایت فقر و ولایت فقر و عنایت و بقا فقر و بقا فقر و رضا و قضای فقر و قدرت فقر و جمعیت، جمال، جلال فقر و علم فقر و ستر اسرار فقر و نور حضور و عقل، بالکل شعور فقر و مالک الملک[2]، مقرب ربانی، بادشاہی ملک سلیمانی فقر و گنج تصرف و کیمیائی فقر و حیات و ممات فقر و علم درجات فقر و نفس، دم، قلب، روح، دل در محبت سوختہ۔

این مجموعہ جمیع مراتب از تصور اسم فقر بکشاید و بنماید۔ فقر سہ حرف است۔ ف، ق، ر، از حرف ف فنای نفس، از حرف ق قہر بر نفس و از حرف ر راضی بر خدا و از حرف ف فخر و از حرف ق قرب و از حرف ر راز۔

این مراتب فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت از حرف ف فضیحت و از حرف ق قہر خدا و از حرف ر رد فقر مکب۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ[3]۔

شرح دوم در علامات پیر کامل و مرشد تمام و ملائم آن

بدان اِعْلَمْ اَیُّہَا الْمُؤْمِنُ کہ طلب حق در متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
قولہ تعالیٰ، قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ[4]

---

[1] کشف الاسرار (شہباز) ص ۳۴۔ [2] کشف الاسرار (شہباز) ص ۳۴: مالک الملوک۔

[3] شرح عین العلم از ملا علی قاریؒ۔ [4] سورۂ آل عمران، ۳: ۳۱

فرخ

فقــــــر

فرخ

جو شخص فقر کے اسم کا تصور کرتا ہے، اسے اسم فقر سلطان الفقر کے پاس لے جاتا ہے۔ فقیر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا، کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جو فقیر کسی کا محتاج ہے، وہ فقیر ہی نہیں۔ فیض و فضل فقر کا روح ہوتا ہے اور رحمت بھی فقر ہے، لطف بھی فقر ہے اور ہدایت اور ولایت، عنایت، فنا و بقا، رضا، قضا، قدرت، جمعیت، جمال، جلال، علم، ستر اسرار، نور حضور، عقل و شعور کل سب فقر ہی ہے اور فقر ہی مالک الملک، مقرب ربانی، ملک سلیمانی کی بادشاہی، کیمیائی خزانوں کا تصرف، حیات و ممات، علم درجات فقر ہے۔ اور فقر ہی سے نفس، دم، قلب، روح اور دل محبت سے جلتے ہیں۔

یہ مذکورہ بالا تمام مراتب اسم فقر کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں۔ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف، ق اور ر۔ حرف ف سے فنائے نفس، حرف ق سے قہر بر نفس اور حرف ر سے راضی بر خدا مراد ہے۔ اور حرف ف سے فخر، حرف ق سے قرب، اور حرف ر سے راز مراد ہے۔

یہ مراتب فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوتے ہیں اور اگر یہ نہیں، تو حرف ف سے فضیحت، حرف ق سے قہر خدا اور حرف ر سے منہ کے بل گرانے والے فقر سے رد مراد ہوگی۔ منہ کے بل گرانے والے فقر سے اللہ تعالیٰ پناہ دے۔

شرح دوم در علامات پیر کامل و مرشد تمام و ملائم آن

اے مومن! تو اچھی طرح جان لے کہ طلب حق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
"اے محبوب تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔"
پس جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے بغیر اصرف، اپنی فیض زادگی سے تکیہ و

پس ہر کہ غیر متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ زادگی خود را رہبر و پیشوا سازد از ضال و مضل است۔ کما قال شیخ جنیدؒ و شبلیؒ: اِذَا رَاَیْتَ صُوْفِیًا وَلَوْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ تَفْسِیْرٌ وَعَلٰی یَمِیْنِہٖ اَحَادِیْثُ وَعَلٰی شِمَالِہٖ کُتُبُ الْفِقْہِ تَعْلَمُوْا اِنَّہٗ شَیْطَانٌ وَمَا صَدَرَ عَنْہُ مَکْرٌ وَّاِسْتِدْرَاجٌ ۔

یعنی ہرگاہ کہ یک افعال و اقوال او بر خلاف شرعی و فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد آن صوفی را بالشیطان منسوب کردہ و از ان اجتناب تمام باید، زیرا کہ جاہل پیر و پیشوا ازان نشاید۔

کما قال اللہ تعالیٰ:۔

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاہِلِیْنَ [1]

قولہٗ تعالیٰ:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاہِلِیْنَ [2]

چہ خوش گفت آنکہ گفت:۔

بیت

سگ تر شود از بول پاک تر باشد [3] — از آن کسی کہ کند اختلاط با عامی

در تفسیر منیر این آیہ آوردہ است:

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ [4]

یعنی شیطان بر دو نوع است شیطان جن کہ مشہور است و شیطان انس شیخ جاہل کہ بدی او در خفی است و بدی شیخ جاہل در ظاہر۔ پس پیر کامل را اول افعال و اقوال او بطریق مذکور موزوں می باید۔ بعد ازان او را لازم است کہ از چہار علم آگاہ باشد و بعد بجا آوردن این امور پیری او مقید بچہار شرط است۔ اگر این

[1] سورۃ الاعراف ۷: ۱۹۹ [2] سورۃ البقرہ ۲: ۶۷
[3] کشف الاسرار (قلمی): ص ۲۵ بدتر [4] سورۃ الناس ۱۱۴: ۴-۶

بھروسہ پر لوگوں کی راہبری اور پیشوائی کرے گا، تو وہ شخص خود بھی گمراہ ہوگا اور لوگوں کو بھی گمراہ کرے گا، جیسا کہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ اور شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں: جب تو کسی صوفی کو دیکھے اور اس کے سامنے تفسیر، دائیں ہاتھ حدیث اور بائیں طرف فقہ کی کتابیں نہ ہوں (یعنی ان کے خلاف چلتا ہو) تو تو سمجھ لے کہ وہ شیطان ہے اور جو کچھ اس سے ظاہر ہوتا ہے، وہ سب کا سب مکر اور استدراج (فریب) ہے۔

یعنی اگر اس کا ایک فعل اور ایک قول بھی شرح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منافی ہے، تو وہ صوفی نہیں، بلکہ شیطان ہے۔ پس ایسے پیر سے بالکل پہلو تہی کرنی چاہیے۔ اس واسطے کہ جاہل پیر پیشوائی اور راہبری کے لائق نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"اور جاہلوں سے منہ موڑ لیں۔" (یعنی انکی باتوں اور افعال پر اعتماد کرنا اچھا نہیں)

(اور ان کی جہالت کی برائی پر دوسری آیت شاہد ہے۔)

"میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہل ہوں۔"

کیا ہی اچھا کہا ہے، جس نے کہا ہے ؎

بیت

وہ کتے سے بھی بدتر ہے، جو ایک عام شخص سے میل جول رکھتا ہے۔ گویا وہ پیشاب سے پاک تر ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

تفسیر منیر میں یہ آیت وارد ہوئی ہے:۔

"بدی سے اس کی جو پھسلائے اور چھپ جائے۔ وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور آدمیوں میں۔"

اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یعنی شیطان دو قسم کے ہیں۔ ایک جن شیطان، جو (عام) مشہور ہیں۔ اور دوسرے انسانی شیطان، جیسے جاہل شیخ۔ کہ جن شیطان کی برائی تو پوشیدہ ہے اور جاہل شیخ کی برائی ظاہر ہے۔ پس اول کامل پیر کے اعمال و اقوال مذکورہ بالا طریق یعنی شریعت کے مطابق موزوں ہونے چاہئیں، اور بعد ازاں اس کے لیے لازم ہے کہ چار علموں سے واقف ہو۔ ان سب امور کے بجالانے کے بعد اس کی پیروی کی چار شرطیں ہیں۔ اگر اس میں چار شرطیں پائی جاتی ہیں، تو وہ پیر و مرشد بننے کے لائق ہے۔ ورنہ وہ کسی کو بیعت نہ کرے۔ تاکہ وہ خود بھی گمراہی میں نہ

شروط در و موجود باشد پیری او شاید و الا دست بکسی ندهد، تا ضال و مضل نگردد۔

اوّل علم تفسیر و احادیث تمام دانسته باشد یعنی این ناسخ و این منسوخ و معمول و غیر معمول ہر از یکدیگر امتیاز میتواند کرد، زیرا کہ ایمان آوردن بہ کلام اللہ فرض است و بہ تمام کلام اللہ عمل فرض نیست و چون درین قدم مستقیم آمدی، نفس و شیطان اطوار مکدرہ و طورہای نفس ملہمہ بتو پیش آرد۔ چون تقطرہای باران سراب و گرد و غبار و چون گرمای نصف روز تابستان ناگہان دران میان رنگہای زشت گوناگون پیدا شود کہ ہمگی دہ ہزار پردہ ہای نفس و شیطان بتو پیش آیند، گاہی باغہای گوناگون و دختران و جوانان لطیف و جوی ہای لطیف و حور و قصور و عرش و کرسی نباشد وران زمان اگر چیزی نامشروع و از کاہلی از تو در وجود آمدہ باشد، عرش و کرسی شیطان بتو روی نماید۔

پس مرشد کامل اینست کہ از چہار مراتب طریق طریقت سلامتی بگذراند و بہ حقیقت رساند۔ چہار طریق متفق با انا و زندیق اینست:۔

اوّل طریقت کہ بر صاحب طریقت نازل شود کہ آن بعض کشف و کرامات مطلق از نفس انا مغرور، خوش وقت مسرور، از قرب وصال اللہ دور تر۔ اگرچہ در نظر خلق ثواب، نزدیک خالق حجاب۔

دوم طریق کہ بر صاحب طریقت نازل میشود رجوعات خلق و جوئیت، دنیا و اہل دنیا در قید و دنبال گردد۔ نزدیک خلق فریادرس و نزدیک خالق خام اہل ہوا و ہوس۔

سیوم طریق بر صاحب طریقت مسخرات وحوش و طیور و نزدیک خلق طیر سیر و نزدیک خالق در مراتب غیر۔

پڑ جائے اور دوسروں کو بھی گمراہ نہ کرے۔ (اور وہ شرائط یہ ہیں)

اوّل علم تفسیر قرآن مجید و علم حدیث سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ یعنی جانتا ہو کہ یہ ناسخ ہے اور یہ منسوخ ہے۔ اور یہ معمول ہے اور یہ غیر معمول آیات ہیں۔ اُن کی باہم تمیز کر سکے اس واسطے کہ کلام اللہ پر ایمان لانا تو فرض ہے، لیکن سارے کلام الٰہی پر عمل کرنا فرض نہیں ہے[1]۔ اور جب تو اس راہ پر ثابت قدم ہو جائے گا، تو نفس اور شیطان بڑے بڑے اطوار اور نفس ملہمہ کے طرح طرح کے واقعات تیرے سامنے پیش کرتا جائے گا۔ مثلاً (کبھی نظر میں) قطرات بارش (کبھی) سراب (کبھی) گرد و غبار اور (کبھی) موسم گرما کی دوپہر کی گرمی کی طرح اچانک اس میں بے شمار قسم قسم کے بُرے رنگ نمودار ہوں گے۔ کم از کم دس ہزار پردے نفس و شیطان تیرے سامنے لائے گا۔ کبھی تو قسم قسم کے باغ اور خوبصورت لڑکیاں، خوبصورت نوجوان، صاف و شفاف نہریں، حور و قصور، عرش و کرسی وغیرہ اسکے سامنے ہوتی ہیں، حالانکہ وہ چیزیں حقیقت میں نہیں ہوتی ہیں۔ اگر ایسے وقت میں تجھ سے کوئی بات غیر شرع، یا کاہلی وجود میں آگئی، تو شیطان اس وقت تجھے عرش و کرسی بھی بنا کر دکھا دے گا۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ سب باتیں شیطانی ہیں۔

پس مرشد کامل وہ ہے، جو طریقت کے ان چاروں مراتب سے طالب کو سلامتی کے ساتھ عبور کرا دے اور حقیقت تک پہنچا دے۔ انا و زندیق کے ساتھ وہ متفقہ چار مراتب طریقت کے یہ ہیں۔

اوّل طریقت جو صاحب طریقت پر نازل ہوتی ہے، وہ مغرور نفس سے بعض کشف و کرامات کے طور پر ظہور میں آتی ہیں، جن سے انسان خوش وقت اور مسرور ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے سے وہ قرب وصال الٰہی سے زیادہ دور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ لوگوں کی نظروں میں ثواب ہے، مگر خالق کے نزدیک حجاب ہے۔

دوم وہ طریق جو صاحب طریقت پر نازل ہوتا ہے، رجوعات خلق و جوئیت ہے کہ دنیا اور اہل دنیا اس کی قید میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑتے پھرتے ہیں۔ ایسا شخص، لوگوں کے نزدیک تو فریادرس ہے، لیکن خالق کے نزدیک خام اور اہل ہوا و ہوس ہے۔

سوم وہ طریق جو صاحب طریقت پر نازل ہوتا ہے، وہ چرند و پرند کا مسخر کرنا ہے۔ لوگوں

---

[1] قرآن مجید فرقان حمید میں بعض احکام فرض، بعض واجب، بعض سنت، بعض مباح اور بعض سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور بعض صرف قصائص کے طور پر آئے ہیں۔

چہارم طریق بر صاحب طریقت نازل میشود۔ سیر و مشاہدہ طبقات مقامات ناسوت، جبروت و ملکوت نزدیک خلق غوث و قطب۔ ہفتاد ہزار مقامات فوق العرش تا تحت الثریٰ انتہائی مقام طریقت محروم از معرفت و حقیقت، اگرچہ از غلبات سکر و سہو خود را عارف صحو خوانند، از گرمی سکر و صحو دور تر دور ماند۔

پس معلوم شد کہ در شریعت اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ آنچہ غوث و قطب اوتاد و ابدال در آن مقامات کبیرہ و صغیرہ است۔

مقام صغیرہ مشاہدات ہفت طبقات زمین و مقام کبیرہ مشاہدۂ نہ طبقات آسمان و عرش و کرسی و لوح و قلم۔ عارف باللہ مقام صغیرہ باشد و بدیدن گناہ صغیرہ است و مقام کبیرہ طیر سیر نہ فلک بدیدن گناہ کبیرہ است بجز حضوری و مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غرق توحید معرفت الٰہی اِلَّا اللّٰہ۔ آن چشم مباد کہ بجز حضوری مجلس محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و معرفت وحدانیت اِلَّا اللّٰہ دیگر بیند۔

بیت

دیدہ آن باشد کہ بیند عین نور
دیدہ آن باشد بود مجلس حضور

فقیر آنچہ گوید، از راہ حساب گوید، نہ از حسد۔ معرفت الٰہی توحید و مجلس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم۔ آفرین باد بر آن کہ شب و روز در مجلس حضور غرق نور بود، دائم باطن بظاہر و در مردم عام صاحب نظر و ہر از باطن بظاہر خبر خیلی مشکل و دشوار است و نزد کاملان طرفہ زود ہر دو حال ایشان ہمین کار است۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

کے نزدیک تو یہ طیر و سیر ہے، لیکن خالق کے نزدیک مراتب غیر ہے۔

چہارم وہ طریق جو صاحب طریقت پر نازل ہوتا ہے۔ وہ ناسوت، جبروت اور ملکوت کے مقامات اور طبقات کا مشاہدہ اور ان کی سیر ہے۔ جس میں خلقت نزدیک غوث اور قطب خیال کرتی ہے، لیکن ابھی عرش سے تحت الثریٰ تک ستر ہزار مقامات باقی ہیں اور انتہائے مقام طریقت اور معرفت و حقیقت سے وہ ہنوز محروم ہے، اگرچہ سکر و سہو کے غلبات کی وجہ سے لوگ اس کو صاحب حضوری اور عارف کہتے ہیں، مگر ابھی سکر اور سہو کی اصلیت سے وہ بہت دور پڑا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ شریعت میں "ایمان خوف و امید کے درمیان ہوتا ہے"۔ اسی کے مطابق غوث و قطب و اوتاد و ابدال عمل کرتے ہیں، وہ انہی مقامات صغیرہ و کبیرہ میں رہتے ہیں۔

مقامات صغیرہ زمین کے ساتوں طبقات کے مشاہدات ہیں اور مقامات کبیرہ آسمان کے نو طبقوں، عرش، کرسی، اور لوح و قلم کے مشاہدات ہیں۔ فقیر عارف باللہ مقام صغیرہ میں ہوتا ہے، لیکن ان کو دیکھنا بھی اس کا گناہ صغیرہ ہے اور ایسا ہی صاحب مقام کبیرہ کو سیر طیر فلکی کرنا اور دیکھنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ تاوقتیکہ آقائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضوری مجلس سے مشرف نہ ہو چکا ہو، اور غرق فی التوحید اور معرفت الٰہی کے عرفان کو پورے طور پر طے نہ کر چکا ہو۔ (اور اگر یہ نہیں، تو کچھ بھی نہیں دیکھا) خدا کرے کہ وہ آنکھ ہی نہ رہے، جو مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور معرفت وحدانیت خدا کے سوا اور کچھ دیکھے۔

بیت

آنکھ وہ ہوتی ہے جو عین نور الٰہی دیکھتی ہے اور آنکھ وہ ہوتی ہے، جو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حضوری رکھتی ہے۔

فقیر جو کچھ کہتا ہے، وہ از روئے حساب (و خیر خواہی) کہتا ہے، نہ کہ از روئے حسد۔ اور جو کچھ بھی ہے، وہ توحید الٰہی کی معرفت اور اتباع مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے۔ اس شخص پر آفرین ہے، جو دن رات مجلس حضوری میں غرق نور رہتا ہے۔ اس کا ظاہر و باطن ہمیشہ مکمل رہتا ہے۔ عام لوگوں میں وہ صاحب نظر گنا جاتا ہے اور باطن کی خبریں ظاہر و باطن میں دیتا ہے۔ لیکن ایسا ہونا ہمیشہ کے لیے ذرا مشکل امر ہے اور کاملوں کا ہر حالت میں یہی کام ہے کہ وہ چشم زدن میں تمام کائنات کی خبریں لے سکتے ہیں۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔

اگر کسی از حضرت آدم تا بخاتم النبیین و از خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ و السلام تا روز قیامت از برق و باد تیز تر رود، ہرگز بقاب خیمہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و معرفت الٰہی نتوان رسید۔ راہ دراز، لیکن بہ برکت اسم اللہ طرفہ زود مرواست۔ بمقام صاحب راز راہ صاحب تصور اسم اللہ را بریاضت طبقات تعلق ندارد کہ آن ذات اسم اللہ انتہای از اسم اللہ ذات۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بعضی طائفہ اند کہ بنظر ناظر مردم را بتوجہ بہ ذکر دم مردم را جانب خود کشند و مسخر کنند این چنین طائفہ دم نورش مثل مار و دور تر از معرفت پروردگار۔

بعضی طائفہ بتفکر و ذکر قلب دل را در شکم بگردانند، جانب سینہ بکشند و میگویند کہ این حبس است، در دروغ غلط گویند۔ این عبث است کہ حبس حضوری حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر جاری گردد۔ احتیاج تقلید تلاش دم بستن نماند۔

و بعضی طائفہ خود را ذاکر قلبی بگویند و دم را بستہ می برآید بیرون از راہ سوراخ بینی، اولیٰ تر آنست کہ روی این بد مذہب نہ بینی۔ چون دم بستن کار کفار اہل زنار۔ از این طائفہ باید ہزار بار استغفار و معنی حبس اسلام را بکن از گناہان صغیرہ و کبیرہ و از شرک و بدعت احصار و حبس ایمان و اسلام را بکن یعنی مومن مسلمان شدن بسیار خیلی دشوار است۔

کما قال النبیؐ:-

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ[1]

و ہذا این معنی است کہ دم حبس و بند کردن گرفتہ مخالف نص و حدیث نیامدہ است، بلکہ عبث است، رسوم کفار و چون اگر طالبان بدعویٰ این آیت مذکور معنی کنند کہ بر نفس امیر

[1] البخاری، کتاب الایمان

بعض ذاکروں کی غیر شرعی حالت ذکر کا بیان

اگر کوئی شخص حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک بجلی اور ہوا سے بھی زیادہ تیز دوڑے تو بھی بس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی رسی تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا اور معرفت الٰہی کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ راہ بہت دور و دراز کی راہ ہے، لیکن اسم اللہ کی برکت سے یہ سب کچھ پلک جھپکنے کی دیر میں ہو سکتا ہے۔ صاحب راز راہ اور صاحب تصور اسم اللہ ذات کے لیے ریاضت طبقات سے کچھ لگاؤ نہیں، کیونکہ اسم اللہ ذات کی انتہا بھی اسم اللہ ذات ہی ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں، جو لوگوں کو بہ نظر ناظر ذکر دم کی توجہ سے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور مسخر کر لیتے ہیں، پس اس قسم کا دم زش فرقہ سانپ کی طرح موذی ہے اور معرفت پروردگار سے بہت دور پڑا ہے۔

بعض لوگ تفکر اور ذکر قلب سے دل کو پیٹ میں پھراتے ہیں اور سینے کی طرف کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں اور ایسا کرنا بالکل بے فائدہ ہے، کیونکہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے ذکر خود بخود جاری ہو جاتا ہے۔ پھر تقلید اور حبس دم کی کوئی احتیاج نہیں رہتی۔

اور بعض لوگ اپنے آپ کو قلبی ذاکر کہتے ہیں اور سانس کو روک، بند کر کے سوراخ ناک سے خارج کرتے ہیں۔ (اے طالب مولیٰ!) سب سے بہتر تو یہ ہے کہ تو ایسے بد مذہب کا منہ تک نہ دیکھے، کیونکہ سانس کا بند کرنا کفار اور اہل زنار (دوزخ) کا کام ہے۔ (پس) ایسے گروہ سے ہزار بار استغفار کرنا چاہیے۔ حبس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کو صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بچائے۔ اور شرک و بدعت سے محفوظ رکھے۔ اور اسلام اور ایمان کو بند رکھو۔ یعنی مومن مسلمان ہونا بہت دشوار اور مشکل ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"مسلمان وہ ہوتا ہے۔ جس سے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو زبان اور ہاتھوں سے ایذا نہ پہنچے۔"

اور اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ دم کو بند کرے اور کلام قرآن و حدیث کے منافی کرے۔ بلکہ ایسا کرنا بے سود ہے اور کفار کی رسم ہے اور اگر مدعی آیت مذکورہ کے یہ معنی کریں کہ میں نفس پر حاکم

شوم بلکہ اسیر نیز غلط و کذب گویند مخالف از معنی آیت قولہٗ تعالیٰ:۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ[1]

معنی مذکور چہار طیور است یعنی خروس شہوت، مور زینت، زاغ حرص، کبوتر ہوا۔ چون این چہار طیور کشتہ شوند، شیطان از نفس جدا شود۔ صاحب نفس بر نفس امیر شود و نفس رنجور در قید آمدہ بمیرد۔ بمیت النفس و یحیی القلب بموجب این آیت کلام ربانی اربع عناصر۔

قولہٗ تعالیٰ:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۠[2]

بیت

عبث را بگذار ہمدم حِس را	غرق فی التوحید شو عارف خدا

معرفت سیوم دریافت علم شریعت و علم طریقت و علم حقیقت، امّا معرفت علم ناسوت انسان شریعت است و علم ملکوت نفسانی طریقت است و علم لاہوت رحمانی حقیقت است۔

امّا علم ناسوت این جہان است و علم ملکوت آن جہان است و علم جبروت قرب آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام است۔ نہ این جہان است و نہ آن جہان است یعنی با نشان است و علم لاہوت رحمانی اتصال مع اللہ است۔ خود بی نشان است۔

معرفت علم ناسوت استقامت راہ عالمان است معرفت علم ملکوت استقامت راہ زاہدان

---

[1] سورۃ الکہف ۱۸: ۳۵

[2] سورۃ البقرہ ۲: ۲۶۰

ہوں، تو یہ دعویٰ بھی ان کا غلط ہے بلکہ اسیر (نفس) ہوں، نیز وہ غلط اور جھوٹ کہتے ہیں اور اس آیت کے برخلاف ہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"اور وہ اپنے باغ میں گیا اور وہ اپنی جان پر برا کر رہا تھا۔"

معنی مذکور سے مراد چار پرندے ہیں۔ یعنی شہوت کا مرغ، زینت کا مور، حرص کا کوا اور ہوا کا کبوتر۔ جب یہ چاروں پرندے مارے جائیں گے، تو شیطان بھی نفس سے جدا ہو جائے گا۔ اور صاحب نفس، نفس پر حکمران ہو جائے گا (غلبہ حاصل کرے گا)، اور نفس رنجور اس کی قید میں مر جائے گا۔ اس وقت نفس مر جائے گا اور دل زندہ ہو جائے گا۔ اس کلام ربانی کے مطابق اربعہ عناصر اسے حاصل ہوں گے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"جب حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار! مجھے دکھا کہ تو مُردے کو کس طرح زندہ کرتا ہے' تو حکم ہوا کہ تو اسے یقین نہیں کرتا۔ عرض کیا مجھے یقین تو ہے' لیکن یہ محض دل کی تسلّی کے واسطے چاہتا ہوں۔ حکم ہوا کہ چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ ہلا لے۔ پھر انکے اجزاء مختلف پہاڑوں پر رکھو اور پھر انہیں بلاؤ' تو وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئیں گے۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"

بیت

اے ہمدم! بے سود حِس دم کو ترک کر دے۔ توحید الٰہی میں غرق ہو جا اور عارف خدا بن جا۔

طالب مولیٰ کو تین معرفتوں یعنی علم شریعت، علم طریقت اور علم حقیقت کا جاننا ضروری ہے۔ لیکن ناسوت انسانی کے علم کی معرفت شریعت ہے اور ملکوت نفسانی کا علم طریقت ہے۔ اور لاہوت رحمانی کا علم حقیقت ہے۔

البتہ علم ناسوت یہ جہان ہے۔ اور علم ملکوت وہ جہان ہے۔ اور علم جبروت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قرب ہے۔ نہ یہ جہان ہے اور نہ وہ جہان ہے یعنی با نشان ہے اور لاہوت رحمانی کا علم اللہ تعالیٰ سے واصل ہونا ہے۔ اور وہ خود بے نشان (اور بیچون) ہے۔

علم ناسوت کی معرفت عالموں کی راہ کی استقامت ہے۔ علم ملکوت کی معرفت زاہدوں کی

است و معرفت علم جبروت استقامت مقام عارفان است و حقیقت لاہوت استقامت راہ عاشقان است۔ اما معرفت ملکوت ارباب بصائر، مقربان و قاصر دیدگان از گفتن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زبان راست است ۔

قَالَ النَّبِیُّ ۱ ؎

رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ اَحْسَنَ صُوْرَةً اما آتش لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بری اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ط

حقا! ای عزیز! لَا اِلٰهَ ترک نفی بتان است و اثبات اِلَّا اللّٰهُ معرفت حق است بر حق تعالیٰ است ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

تمت بالخیر

---

۱ ؎ مشکوٰۃ شریف۔ شفا قاضی عیاضؒ

راہ کی استقامت ہے اور علم جبروت کی معرفت عارفوں کے مقام کی استقامت ہے اور لاہوت کی حقیقت عاشقوں کی راہ کی استقامت ہے۔ لیکن مقام ملکوت کی معرفت ارباب بصیرت کا کام ہے۔

پست ہمت و قاصر دیدگان کی زبان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے سے راست ہوئی ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

"میں نے اپنے پروردگار کو دل میں اپنی آنکھوں سے نہایت اچھی صورت میں دیکھا۔" لیکن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آتش عشق سے وہاں تک پہنچے گا۔ اور وہی ہیں مومنوں کے درجہ پر پہنچنے والے۔

حقا! اے عزیز! لَا اِلٰهَ سے بتوں کی نفی ظاہر ہوتی ہے اور اِلَّا اللّٰهُ کا اثبات معرفت حق اور حق تعالیٰ کی حقانیت و وحدانیت کو ظاہر کرتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

تمت بالخیر

دیباچہ

"گنج بر بشر"، "کلید التوحید خورد"، "گنج الاسرار"، "قفل القفاء"، "عین الفقر"، اور "مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد "کشف الاسرار" سلطان العارفین حضرت سلطان باہو" کی ساتویں نثری قلمی تصنیف ہے جو حضرت سلطان باہو" اکیڈمی کی جانب سے تدوین اور اردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

"کشف الاسرار" کے جس نسخہ کو متن قرار دیا گیا ہے، دراصل طبع شدہ نسخہ ہے اور جسے فقیر الطاف حسین قادری سروری نے ۲ ربیع الآخر ۱۴۰۰ ہجری میں لاہور سے طبع کرایا تھا۔ اب یہ معلوم نہیں کہ ان کے پیش نظر کون سا قلمی نسخہ تھا کہ جس کی مدد سے انہوں نے متن تیار کیا تھا۔ انہوں نے خود کتاب میں اس کی طرف کوئی واضح اشارہ نہیں کیا۔ چونکہ یہ نسخہ نہایت دیدہ زیب چھپا ہے، لہٰذا اسی سے موجودہ کتاب کا متن تیار کیا گیا ہے۔ متن تیار کرتے وقت البتہ "کشف الاسرار" کے ایک قلمی نسخہ سے بھی جو محمد شہباز کاتب نے ۱۳۴۱ھ ہجری میں لکھا تھا، استفادہ کیا گیا ہے۔ دونوں نسخوں میں جو متنی اختلافات پائے جاتے ہیں، ان کی اس کتاب کے حاشیہ میں نشاندہی کر دی گئی ہے۔

حضرت سلطان باہو" کی قلمی تصانیف کی تعداد سو سے زائد بتائی جاتی ہے، مگر تاحال ان کی تقریباً چالیس قلمی مخطوطات دستیاب ہیں۔ اکیڈمی کی یہ خواہش ہے کہ ان تمام قلمی نسخوں کو تدوین کر کے اردو تراجم و تشریحات کے ساتھ شائع کیا جائے، مگر اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں کچھ مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت سلطان باہو" سے عقیدت رکھنے والوں سے بالخصوص اور دیگر مخیر اصحاب سے بالعموم گذارش ہے کہ وہ ہمارے اس دینی و فلاحی کار خیر میں دستِ تعاون بڑھائیں اور اجر عظیم حاصل کریں۔

آخر میں رب العزت سے دست بدعا ہوں، وہ اس کتاب کو عوام الناس کے لیے موجب ہدایت اور مجھ خاکسار و عاصی کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ "آمین"

احقر

نسیم

۱۳۳ جی۔ گلشن راوی، لاہور